وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

پاکستان کی حقیقت

از

محمد ابرار احمد صدیقی (سیوہاروی)

مسلم پارٹی منٹری بورڈ نے شائع کیا

(دلی پرنٹنگ ورکس دہلی)

مبارک لیگیوں کو مائل جور و ستم رہنا
طریق حق پہ لازم ہی ہمیں ثابت قدم رہنا

مسٹر جناح جو آجکل مُسلم لیگ کے مستقل صدر ہیں۔ اور لیگ کے سرکار پرستوں نے آپ کو قائد اعظم کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اس جماعت میں غریبوں، مزدوروں، کاشتکاروں کے خون سے پل پل کر عیاشیاں کرنے والے راجے نواب، تعلقدار، زمیندار، سرمایہ دار، ٹھیکیدار اور خطاب یافتہ سر خان بہادر، خان صاحب اور تمام سرکاری ملازم اور عہدیدار اور کالج اور یونیورسٹیوں کے بے عمل اور عیش پرست، بے ادب اور غنڈہ قسم کے طالب علم شامل ہیں جو قرآن مجید کے نظام حکومت کو فرسودہ اور ناقابل عمل بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ترقی کے زمانہ میں جبکی روشنی یوروپ سے آرہی ہی اس فرسودہ نظام کو سیاست کے ناواقف مولوی مسلمانوں کے سر تھوپنے کی بیکار کوشش کر رہے ہیں۔ جواب ناممکن ہی۔ یہ مذہب کے دشمن علمائے حق کے خلاف اور خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی۔ حضرت مفتی اعظم محمد کفایت اللہ۔ پیشوائے اعظم مولانا ابوالکلام آزاد اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن وغیرہ جو ہندوستان کے آفتاب اور ماہتاب ہیں وہ ناقابل برداشت الزام تراشتے ہیں جنکے سننے سے ایک سچے اور دیندار مسلمان کا خون کھول جاتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ مسلم لیگ نے محض مسلمانوں کو بے عمل بنانے۔ فریب دینے اور کانگریس سے علیحدہ رکھنے کی غرض سے لکھنؤ کے اجلاس منعقدہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں فل انڈی پنڈنس (آزادی کامل) کی تجویز پاس کی تھی جس پر مسلسل ایک سال تک کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ البتہ جلسوں اور جلوسوں میں سوائے کانگریس کے اور ہندوؤں کو گالیاں دینے اور علماء پر سب و شتم کرنے کے انگریزی حکومت (برطانیہ) کے خلاف ایک لفظ نہیں نکالا ایک سال کے اس شغل کے بعد لاہور کے اجلاس منعقدہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء میں فل انڈی پنڈنس کو ختم کرکے پاکستان کی تجویز پاس کی گئی جس نے اہل ہند کو تعجب اور حیرت میں ڈال دیا۔ اس روز سے آج کی تاریخ تک وہی مرغی کی ایک ٹانگ (پاکستان) کی رٹ لگی ہوئی ہے۔ اور برابر پاکستان لیکے رہینگے کا نعرہ لگا رہے ہیں:

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انڈین نیشنل کانگریس ہندوستان کی تمام قوموں کی متحدہ جماعت ہے۔ اس نے ہندوستان کو آزاد کرانے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ اور اس کے حصول کی خاطر وہ بڑی بڑی قربانیاں دے رہی ہے۔

حکومت برطانیہ نے اس جماعت کے خلاف کوئی حربہ ایسا نہیں چھوڑا جو استعمال نہیں کیا ہو۔ ہندوستانی پولس نے بھی اپنے اختیارات خصوصی کے استعمال میں کمی نہیں کی اور بیچارے نہتے عدم تشدد کے حامیوں کی بڑی لمبی لمبی لوہے کی شاندار لاٹھیوں سے خوب تواضع کی۔ اور خوب مارکر

لہولہان کرڈالا۔ بہت سوں کے ہاتھ پیر توڑدیئے۔ جیلوں میں ٹھونسا گیا۔ نہال بھی خوب مرمت کیگئی اور جیل کا کوئی قانون ایسا نہ تھا جو ان غریبوں کے خلاف نہ استعمال کیا گیا ہو۔ لیکن واہ رے کانگریس کے بہادر سپوتوں تم نے اپنے ملک کی آزادی اور اپنی جماعت کی عزت کو بلند کرنے کی خاطر یہ تمام مصیبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ زندہ باد قوم کے جاں باز بہادرو۔ پائندہ باد اولوالعزم نوجوانوں۔ "یہ وہ نشہ نہ تھا جسے ترشی اتارتی"۔ حکومت برطانیہ جب اپنے تمام حربے استعمال کر کے تھک گئی تو اس نے فرقہ پرستوں کے ذریعہ ہندو مسلمانوں کو مختلف بہانوں سے آپس میں لڑا لڑا کر منافرت پھیلانی شروع کی۔

حکومت کی ہمنوائی میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کو کانگریس سے علیحدہ رکھنے کی غرض سے یہ کہنا شروع کیا کہ کانگریس خالص ہندو جماعت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا اس کے ساتھ اتفاق اتحاد رکھنا ناممکن ہے اور مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جانے کی دعوت دینے لگی۔ لیگ کا مقصد کانگریس کے اس دعوے کی تردید کرنا ہے کہ وہ ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ یہی حکومت کا عین منشا ہے یہی وجہ ہے کہ مسٹر جناح باربار اعلان فرماتے ہیں کہ لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور کانگریس صرف ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے اور اس میں کوئی مسلمان شامل نہیں مسلمان آزادی کامل نہیں چاہتے۔ کیونکہ وہ ہندوستان میں اقلیت میں ہیں اور ان کی اقتصادی حالت بھی خراب ہے اس لئے

وہ برطانیہ کے زیرِ سایہ رہنا چاہتے ہیں۔ ہندو کا غلام بننا منظور نہیں" یہ کسقدر
خطرناک ارادہ ہے اور یہ کسقدر قابل نفرت فعل ہے جو مسلم لیگ۔ اور ملوکیت کا یہ ذلیل
ارادہ اور ناپاک مقصود پورا نہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ ہندو مسلمانوں کے اتحاد سے
ہندوستان آزاد ہو کر رہے گا۔ ہندوستان کی آزادی کو اب دنیا کی
کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ آپ حکومت کے بل بوتے پر واحد نمائندگی
کا ڈھول پیٹتے رہیئے۔ اور پاکستان کی بین بجاتے جایئے۔

مسلمان حکومت اور فرقہ پرستوں کی چالوں سے اب خوب واقف
ہو گئے ہیں اور جو ہندو مسلمانوں کو مذہب کے نام پر لڑانے کی ناپاک اور مجرمانہ
حرکتیں کر رہے ہیں۔ اُن کی عیارانہ اور شاطرانہ چالوں کو بغور دیکھ رہے ہیں
ہندو مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور ان فرقہ پرستوں کی چالوں میں آکر
ان کی بات ہرگز ہرگز نہیں مانیں گے۔ اور نہ انکا ساتھ دیں گے۔ وہ سمجھ گئے
ہیں کہ فرقہ پرست ہندو ہوں یا مسلمان ملک کی آزادی کے دشمن ہیں۔ وہ
علمائے حق اور آزاد خیال اور قوم پرور مسلمانوں کی بے لوث قربانیوں کو بھی
دیکھ رہے ہیں اور وہ یقیناً ان مجاہدین اور جاں فروشوں کا ساتھ دیں گے
تاکہ حکومت برطانیہ کی غلامی کو لعنت کے طوق کو ہندوستانیوں کی گردنوں
سے نکالکر اُن کو آزاد کرائیں۔ نیز وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ عالم اسلامی کی غلامی
اس ہندوستان کی غلامی کا سبب ہے اور ہندوستان کی آزادی عالم اسلامی کی
آزادی ہے جو صحیح معنوں میں مسلمانوں کا پاکستان ہو سکتا ہے۔

مسٹر جناح! علمائے حق کے خلاف محض اس لئے ہیں کہ وہ کانگریس

میں ہندوستان کی آزادی کی خاطر شامل ہیں اور انھوں نے اس جدوجہد میں سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔ جناح صاحب بار بار اعلان فرما چکے ہیں کہ "ہم نے علماء کے وقار کو ختم کر دیا ہے"۔ چنانچہ کلکتہ کے ایک جلسہ کے موقع پر بڑی مسرت اور شادمانی کے ساتھ سینہ تان کر اور گردن اونچی کر کے گرج دار لہجہ میں ناک کے نتھنے پھلا کر ارشاد فرمایا تھا "علماء ہمارے شکنجہ میں ہیں ہم نے ہندوستان میں علماء کرام کو ختم کر دیا ہے، دل کے خوش کرنے کو صاحب یہ خیال اچھا ہے۔

بہ چشم غور دیکھو بلبل ویرانہ کی حالت
ذرا سی پیچیں دیا کرتا ہے اور نہ جان دیتا ہی

جناح صاحب کو یہ خبر نہیں کہ ہندوستان کے سچے مسلمان سوائے اُن نام نہاد مسلمانوں کے جو نام کے مسلمان ہیں اور در پردہ اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں، اور حکومت سے ساز باز کر کے ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں سنگ راہ بنے ہوئے ہیں۔ علماء حق کے ساتھ ہیں اور ہمیشہ ساتھ رہینگے۔ علماء حق محمد رسول اللہ کے جانشین ہیں اور ان کے وقار کو دنیا کی کوئی طاقت اسوقت تک ختم نہیں کر سکتی جب تک دنیا میں اسلام کے ماننے والے (مسلمان) باقی ہیں۔

غالباً جناح صاحب اپنے لمبے لمبے جلوس اور بڑے بڑے جلسے دیکھ کر یہ غلط رائے قائم کر بیٹھے کہ مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے ہیں۔ اور انھوں نے انکو اپنا قائد اعظم تسلیم کر لیا ہے۔

جناح صاحب! مسلمانوں نے بڑے بڑے شاہانہ جلوس دیکھے ہیں اور جلسے سُنے ہیں۔ آپ اس قدر مغرور کیوں ہو گئے؟ مسلمان قوم کا آپ کو ابھی تجربہ نہیں ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس نے مولانا محمد علی جوہر کے گلے میں بجائے پھولوں کے ہار کے جوتوں کا ہار پہنایا تھا۔ جن کی اعلیٰ قابلیت اور سیاست دانی کو تو شاید آپ بھی مانتے ہوں گے۔ یہ وہ قوم ہے جس نے کامل الحیا والایمان امیر المومنین حضرت عثمان غنی کرم اللہ وجہہ کو بے گناہ شہید کر ڈالا تھا وہ عثمان غنی سے تھے جن کی ساری دولت جنکا سارا وقت جنکا دل، جنکا دماغ غرض سب کچھ مسلمان قوم کے واسطے وقف تھا۔ یہ وہی سوادِ اعظم ہے جس نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کر کے محمد رسول اللہ کے نور سے حضرت حسینؓ اور ان کے ننھے بچوں اور عورتوں کو کربلا کے میدان میں فرات کے کنارے بھوک اور پیاس سے تڑپایا گیا اور آپکے جسم کو تیروں سے چھلنی کر کے شہید کیا گیا تھا اور آپکا سرِ مبارک کو تن سے جدا کر کے طشت میں رکھکر بطور تحفہ یزید کی خدمت میں پیش کیا تھا یہ وہ قوم ہے جو چند ٹکوں کی خاطر خلیفۃ المسلمین کے خلاف حکومت برطانیہ سے لڑتی رہی تھی اور حرم پاک (مکہ معظمہ) میں پرستاران کعبہ کے سینوں کو حرم میں سرکاری گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کیا تھا۔ جس جگہ جال دار تو جاں دار گھاس اکھاڑنا بھی منع ہے۔

یہ وہ قوم ہے جو اپنے خادموں کو ذلیل کرتی ہے اور ملک و ملت کے غداروں کو سر پر بٹھاتی ہے۔ آج آپ ان سے علمائے حق کی پگڑیاں اچھلوا کر خوش نہ ہو جیئے۔ جس کھیل کی مشق آپ جاہل مسلمانوں اور مذہب کا نا آشنا انگریزی

تعلیم یافتہ خصوصاً مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے نوجوان طالب علم سے گزارش ہے کہیں ایسا نہ ہو "کس نیا موخت علم تیر از من ؛ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد" کا مضمون ہو جائے۔

آزاد خیال مسلمان اور علمائے حق کڑے سے کڑے امتحانات سے گذر چکے ہیں۔ علماء نے ہمیشہ اعلاء کلمۃ اللہ کا اعلان کیا ہے۔ اور کبھی اور کسی وقت حق بات کہنے میں نہیں رکے۔ چاہے اُن کو کیسی ہی سخت سے سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

محمد رسول اللہ کی پاک زندگی ہمارے سامنے موجود ہے۔ علاوہ مشرکین مکہ کے خود آپ کے خاندان والوں اور عزیزوں نے حق بات کہنے کے صلہ میں کیسی کیسی تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچائیں۔ کیا سرکار دو عالم ان کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کر کے مدینہ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ کیا آپ نے مدینہ تشریف لے جا کر یہود اور نصاریٰ سے سیاسی معاہدہ نہیں کیا تھا؟ اور کیا آپ پھر مکہ معظمہ میں فاتحانہ داخل نہیں ہوئے تھے؟ اور کیا مکہ کے مشرکین نے رسول اللہ کے قدموں پر سر اطاعت نہیں جھکایا تھا۔

علماء حق اور آزاد خیال مسلمانوں نے محمد رسول اللہ کی سنت پر عمل کر کے ہندوستان کی متحدہ جماعت انڈین نیشنل کانگریس میں ہندوستان کی آزادی کی خاطر جس کی آزادی سے عالم اسلام کی آزادی وابستہ ہے شامل ہوئے تو کیا غضب ہو گیا؟

لیگی حضرات ذرا اپنے گریبان میں تو منہ ڈالکر دیکھیں کہ تم کیا کر رہے ہو۔

یاد رکھو علماء کے وقار کا ختم کر دینا تمام مسلم قوم کے وقار اور عزت کو ختم کر دینا ہی نہیں بلکہ مذہب کو ختم کر دینا ہے۔

کانگریس کے خلاف محاذ قائم کرنا خود اپنی غلامی کی زنجیر کو مضبوط کرنا اور اسلامی ممالک کی غلامی کے پنجے کو سخت کر دینا ہے

اگر علماء حق کا وجود نہ ہوتا تو مسلمان مسلمان نہ رہتے یا تو عیسائی ہو جاتے یا مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے یا لا مذہب دہریا ہو جاتے۔

مسلمان بھائیو! کانگریس کے خلاف مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا مورچہ لگا رہی ہیں۔ لیگ کا جنگی نعرہ پاکستان زندہ باد" اور ہندو مہاسبھا کا نعرہ " اکھنڈ ہندوستان زندہ باد"۔ ذرا سوچو تو اور غور تو کرو۔ "کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے" ورنہ اس رسم کشی کی ضرورت کیا ہے۔

یہ بات غلط! کہ ملک اسلام ہے ہند
یہ جھوٹ! کہ ملک لچھمن و رام ہے ہند
ہم سب ہیں غلام او مطیع انگلش
یورپ کے لئے گودام ہے ہند

مسلمانو۔ اس فرضی پاکستان کے چکر میں نہ آؤ۔ جس کی تشریح آج تک خود مسٹر جناح بھی نہیں کر سکے اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ ہم ہندوستانی ہیں۔ ہندوستان ہمارا ہے۔ ہم ہندوستانی میں پیدا ہوئے

اور اسی کی آب و ہوا میں پرورش پائی یہیں رہنا ہے یہیں مرنا ہے اِس کی پیداوار سے ہم بھی ایسا ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں جسطرح یہاں کی رہنے والی دوسری قومیں اُٹھاتی ہیں۔ اِس کی سرزمین پر ہمارے اباواجداد کی یادگاریں موجود ہیں۔ جنھوں نے ہندو مسلمانوں کو آپسمیں ملاکر ایک قوم بنائی تھی اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھتا تھا۔ اور آپسمیں دو بھائیوں کی طرح رہتے تھے شادی اور غمی میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے تھے۔

اُردو یا ہندوستانی زبان یہ آپس کے میل جول کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ان فرقہ پرستوں کی مخالفت کے باوجود پھیل پھول رہی ہے اور تمام ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اِس کے بولنے اور سمجھنے والے ہندوستان پار یعنی دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ہیں گے تمام دنیا کے ممالک اپنے اپنے ملک کی خبریں اسی اُردو یا ہندوستانی میں نشر کرتی ہیں

ہندوستان جنت نشان پر جب سے انگریزی حکومت (برطانیہ) کا قبضہ ہوا ہے اس کی تمام پیداوار اور عام دولت کھینچ کھینچکر لندن چلی جارہی ہے اور ہندوستانی دن بدن مفلس اور فقیر ہوتے جاتے ہیں اور سارے ملک کی دولت سے لندن والے شاہانہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ دور کیوں جاتے ہو اپنے ملک میں انگریزوں کی عیش پرستیاں دیکھ لو۔ انگریز کا ایک کتا دودھ ڈبل روٹی اور بکری کا گوشت کھاتا ہے اور اس کی خدمت کے واسطے ایک ہندوستانی ملازم رہتا ہے جو اسکو صابن سے نہلاتا اور دہلاتا ہے اور تولیہ سے اسکا بدن صاف کرتا ہے۔ جس

ملک کی پیداوار سے یہ عیاشیاں ہو رہی ہیں غریب ہندوستانی کو نہ پیٹ بھر کر کھانے کو روٹی ملتی ہے نہ تن ڈھانکنے کو کپڑا ملتا ہے۔

سنہ ۱۹۴۲ء کی جنگ عظیم میں ہندوستان جس دور سے گذرا ہے وہ کسی ہندوستانی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اسکی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں مل سکتی، ضروریات زندگی کا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگیا ہے۔ جنگ ختم ہوگئی لیکن ہندوستان کی مشکلات جوں کی توں اپنی جگہ پر ہیں۔ اور فی الحال ان کے دور ہونے کی کوئی اُمید بھی نہیں معلوم ہوتی۔ کیا مسلمان دیکھ نہیں رہے کہ فرقہ پرست جماعتوں کے لیڈروں کو سوائے ہندو مسلمانوں کو لڑانے اور کوئی شغلہ نہیں ان کے بلا سے ہندوستانی مر یا جئیں انکو لیفے حلوے مانڈے سے کام ہے۔

بتاؤ! اور خدا کے لئے بتاؤ! تم کو ان جھگڑوں اور خون خرابوں سے اب تک کیا ملا۔ اور کتنا فائدہ ہوا۔ سوچو! اور خدا کے لئے سمجھو! بوجھو اور غور کرو ان فرقہ پرست جماعتوں کے رہبروں اور غداروں کے دھوکہ اور فریب میں نہ آؤ۔ یہ تمکو اور ہندوستان کو حکومت برطانیہ کے ہاتھ چند ممبریوں اور وزارتوں اور عہدوں کی خاطر فروخت کرنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں ان خود غرضوں کے کہنے میں نہ آؤ یہ تمہارے اور ملک کے دشمن ہیں۔ لڑائی جھگڑے ختم کرو اور آپس میں میل جول سے رہنا سیکھو۔ اور متحد ہو کر اس غلامی کے طوق کو اتار پھینکو۔ یاد رکھو ہماری غلامی ہماری مصیبتوں کا سرچشمہ ہے اور یہ مصیبت اُس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک ہندو مسلم اتحاد نہیں ہوتا۔

بھائی مسلمانوں! تمہیں یاد ہوگا کہ اس جنگ سے پہلے جو جنگ جنگ عظیم کے نام سے پکاری جاتی تھی اسمیں ترکی حکومت برطانیہ کے خلاف لڑ رہی تھی - حکومت برطانیہ کے ایجنٹ کرنل لارنس شریف حسین کو جو سلطنت ترکی کا ملازم تھا اور مکہ معظمہ کا گورنر تھا اُسکو ترکوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا اور کہا کہ تم عرب ہو - ترکوں کے غلام کیوں ہو - عرب تمہارا ہے، یہ اچھا موقع ہے بغاوت کردو - ہم تمہاری ہر طرح مدد کریں گے اور جب جنگ ختم ہو جائیگی تو ہم تمہاری حکومت قائم کردیں گے - اسوقت تم ہمارے شریک جنگ ہو جاؤ شریف حسین انگریزوں کے چکمے اور دھوکہ میں آگیا اور خلیفۃ المسلمین کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا - ترکوں کو شکست ہوئی - جنگ ختم ہونے کے بعد جو ہوا کیا - برطانیہ نے عربوں کو اپنے ہم مذہب مسلمان بھائی (ترکوں) کی غداری کا جو صلہ دیا وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہ تھی - سب مسلمان جانتے ہیں کہ عرب کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کردیا اور اُن کی باگ ڈور خود اپنے ہاتھ میں رکھی فلسطین جو مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے اُس پر خود قبضہ اسلیے جمایا تاکہ ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کردیا جائے - شام جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہے فرانس کے قبضہ میں دیدیا گیا اور اس طرح حکومت برطانیہ نے اپنا دیرینہ منصوبہ پورا کیا - حکومت برطانیہ جسکو غدار مسلمان مسلمانوں کا دوست بتاتے ہیں - اُس کو یہ گوارا نہ تھا کہ مسلمان قوم ایک مرکز پر جمع ہو سکیں - اس لیے ترکوں اور عربوں کو آپس میں لڑا کر - جُدا جُدا کردیا - اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا - اب عرب ریاستیں

مفلوج ہیں ان کی مجال نہیں کہ حکومت برطانیہ کے خلاف آنکھ اٹھاکر بھی دیکھ سکیں۔ آج عربوں سے پوچھو کہ وہ کن مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہیں اور وہ اپنی غداری کی سزا بھگت رہے ہیں یا نہیں، اور خدا جانے اپنے اس کیے کی انکو کب تک سزا بھگتنی پڑے گی۔ اور برطانیہ کے استبداد کے عذاب کے نیچے دبے رہینگے۔

مسلمانو! ذرا سوچو اور عقل سے کام لو۔

یقین مانو۔ آج ہندوستان میں بھی وہی کھیل کھیلا جارہا ہے جو خلیفۃ المسلمین کے خلاف شریف حسین کے ذریعہ عرب میں کھیلا گیا تھا۔

مسٹر جناح مسلم لیگ کے قائد اعظم کے ذریعہ ہندی مسلمانوں کو آپس میں لڑاکر اور خیالی پاکستان (اسلامی حکومت) کا سبز باغ دکھاکر ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کراکر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ چنانچہ آج وہی پاکستان کے نام پر مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرکے الیکشن لڑنے کی تیاریاں کرائی جارہی ہیں اور مسلمانوں ہی سے چاندی کی گولیاں جمع کرائے علماء حق اور آزاد خیال قوم پرور مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوں گی (ووٹروں کو رشوت دیکر ووٹ لیے جائینگے)

خدا کی شان ہے کہ مسٹر جناح اور ان کے ساتھی سرمایہ دار اور حکومت پرست آج مسلمانوں کے واحد نمائندگی کا ڈھول پیٹ رہے ہیں

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
طوقِ زریں ہمہ در گردن خر می بینیم

مسلمان ان فرقہ پرست بدعملوں کے کارناموں سے ناواقف نہیں وہ سب سمجھ رہے ہیں کہ یہ واحد نمائندگی محض اپنے ہم خیال یعنی حکومت پرستوں کی ٹولی کو مسلمانوں کی واحد نمائندگی اور پاکستان کے نام سے دھوکہ دیکر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور چالیس چور اور علی بابا والا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں تاکہ صوبہ کی کونسلوں اور مرکز میں یہ سرمایہ دار اور خان بہادر ممبروں کو بھیجیں اور وہاں جاکر حکومت کے منشا کو پورا کریں اور کانگریس کو ناکام بنا کر ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کو روک دیں۔

مسلمان بھائیو! اگر تمہاری غفلت اور بےشعوری سے خدانخواستہ یہ ملک و ملت کے دشمن فرقہ پرست اور حکومت کے گرگے کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا کہ ہندوستان کی غلامی کی زنجیریں اور مضبوط ہو جائینگی اور ہندوستان کی اقتصادی بدحالی بد سے بدتر ہو جائے گی۔

سوچو اور غور کرو کہ آخر کیا وجہ ہے کہ مسلم لیگ کے مفروضہ قائد اعظم اور تمام لیگی فرقہ پرست جو ہندو مسلمانوں کو ...... لڑانے میں خاص مہارت رکھتے ہیں اور تمام لیگی اخبار جمعیۃ العلماء ہند اور تمام قوم پرور مسلمانوں اور خصوصاً کانگریس کے خلاف کیوں ہیں؟

کیا کوئی دیندار اور سمجھدار مسلمان ایک منٹ کے واسطے یہ سمجھ سکتا ہے

...حق اور سرفروش مسلمان ملک و ملت سے کسی وقت بھی غداری
...ے ہیں۔

ہم پاکستان کے خلاف نہیں

یہ تہمت ہے۔ جھوٹ ہے۔ فریب ہے اگر جناح صاحب سچے
ہیں اور واقعی اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو وہ اعلان کر دیں کہ ہم
اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان (اسلامی حکومت) میں
اسلامی (قرآنی) قانون کا نفاذ ہوگا۔ امیر، قاضی، اور مفتی جو عالم باعمل
ہوں گے مقرر ہوں گے وغیرہ۔ اور اگر اس کے خلاف پاکستان بنانا ہے
جسکا نمونہ جناح صاحب کی لیگی وزارتوں نے بنگال، آسام، سندھ
وغیرہ میں مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ تو ہمیں ہرگز ہرگز منظور
نہیں ہے

جناح صاحب اور لیگی بھائیو۔ خدا کے لئے غریب مسلمانوں کے
حال پر رحم فرمایئے اور اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیجئے۔ مسلمان ہندوستان
کو تقسیم کرنا نہیں چاہتے اور اس کی باگ ڈور آپ حضرات کی معرفت انگریزوں
کے ہاتھوں میں رکھنا نہیں چاہتے۔ مسلمان بہت کچھ پامال ہو چکے
ہیں۔ اُن کی جہالت اور سیاسی ناواقفیت سے ناجائز فائدہ نہ
اُٹھایئے۔

ہم کو حکومت کے سوا کسی نے پامال نہیں کیا ہم جانتے کہ

اُس نے ہندوستان پر جو جو مظالم توڑے ہیں اُس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں ہے۔ ہندوستان کی تاریخ جب لکھی جائے گی اسوقت اسکی تفصیل ہوگی۔ ہم بنگال اور سندھ کے قیامت اور ہلاکت خیز حالات اور واقعات کو بھول نہیں سکتے۔

آج بڑی بڑی طاقتیں دُنیا کا ایک وحدت بنانا چاہتی ہیں لیکن جناح صاحب ہیں کہ ہندوستان کی وحدت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور کسی طرح رضا مند نہیں ہوتے۔ جناح صاحب صاف صاف یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم ہندوستان پر انگریزی راج قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اینچ بینچ کی باتیں کرکے ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دے رہے ہیں اور اپنے دل کے چور کو چھپا کیوں رکھا ہے۔ تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں" علماء حق اور قوم پرور مسلمانوں آپ کے ارادوں سے واقف ہیں۔ لیگ کے وجود سے مسلمانوں کو اور ہندوستان کو سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں۔ ان کے سامنے ہندو مسلمانوں اور مسلمان مسلمانوں کو آپسمیں لڑانے کے اور کوئی اسکیم نہیں اور یہ وہی اسکیم ہے جو انگریزی حکومت (برطانیہ) کی ہے " لڑاؤ اور حکومت کرو"

اِس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان کو اسوقت تک جو تھوڑے بہت حقوق ملے ہیں وہ انڈین نیشنل کانگریس کی قربانیوں کا ریکارڈ ہے اور ۱۹۴۲ء میں جو قربانیاں پیش کی وہ قابل مبارکباد ہیں۔ یہ کسقدر افسوسناک بات ہے کہ فرقہ پرست جماعتیں یعنی مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا

فرقہ پرست جماعتیں ہندوستانیوں کو مذہب کی آڑ لے کر کبھی محرم پر، کبھی قربانی گاؤ پر، کبھی باجے اور کبھی ہولی پر لڑاتی ہیں۔ اور آج کل "پاکستان" اور "اکھنڈ ہندوستان" پر لڑایا جا رہا ہے۔ اور ہنگامے کرائے جا رہے ہیں۔

ہندو قوم تو ہندو مہاسبھا کو سمجھ گئی اور مہاسبھا کو زندہ درگور کر دیا۔ یعنی الیکشن کے موقع پر ہندو مہاسبھا کے امیدواروں کو کانگریس کے امیدواروں کے مقابلے میں ووٹ نہ دے کر شکست دے دی۔ افسوس کہ مسلمانوں نے مسلم لیگ کے پاکستانی نعرہ کو نہ سمجھا، اور آنکھیں بند کر کے بے سوچے سمجھے اندھا دھند پیچھے لگ گئے۔ اور قوم پرور مسلمانوں اور علماء حق کے خلاف محاذ قائم کر بیٹھے۔

یہ عیش پرست اور راحت طلب جنگِ آزادی کی راہ میں ہمیشہ مختلف طریقوں سے رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں۔ اور قوم پروروں کو حکومت سے مل کر طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کرتے رہتے ہیں، ان کو ملک کی آزادی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد کاشتکاروں، مزدوروں کا خون چوس چوس کر اپنے سرمایہ کو بڑھانا یا کونسل کی ممبریاں اور وزارتیں اور سرکاری عہدے ہیں۔ ان کو غریبوں سے کوئی ہمدردی نہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جہاں الیکشن کا زمانہ آیا، یہ رجعت پسندوں، عیش پرستوں اور سرکار پرستوں کا طائفہ اپنے اپنے عیش خانوں اور عشرت کدوں سے نکل نکل کر، اسلام خطرہ میں، مسلمان خطرہ میں، تمدن اور کلچر خطرہ میں، کے نعرے لگاتے ہوئے قوم پروروں کے مقابلہ میں خم ٹھونک کر نکل آتے ہیں۔ مگر ان جھوٹے نعرے لگانے والوں کی صورت، سیرت اور تمدن وغیرہ کا کوئی جائزہ نہیں لیتا۔ جن کی صورت، سیرت، اور تمدن وغیرہ اسلام

کے بالکل خلاف ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے سامنے ہندوؤں کے مظالم کی داستانیں سُنا سُنا کر مسلمانوں کو لڑاتے رہیں۔ کبھی مسجد اور باجہ پر جھگڑا، کبھی محرم اور گائے کی قربانی پر جھگڑا، اور خون خرابے کراتے رہیں۔ اور اس طرح دونوں قوموں میں نفرت اور حقارت کے جذبات کو بھڑکا کر ووٹ لیتے ہیں۔ اور کامیاب ہونے کے بعد میونسپلٹیوں اور کونسلوں میں جاکر ہندو مسلمان ایک ساتھ بیٹھ کر ٹی پارٹیاں اور کاک ٹیل اڑاتے ہیں۔ اور دونوں مل جل کر قوم اور ملک کے خلاف تجویزیں پاس کرتے رہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ملک و ملت کے غدار ہیں۔ ان کو ووٹ نہیں دینا چاہیئے۔

جن مسلمانوں نے لیگ کے پہلے الیکشن کے مظاہرے اور نظارے دیکھے ہیں ان سے پوچھو کہ "مسلمان اور اسلام خطرہ میں" کا نعرہ لگانے والے پاکستانیوں نے اپنی پاکستانی شرافت اور اخلاق کے جو مظاہرے کئے تھے وہ کس قدر قابلِ نفرت اور حقارت تھے۔ جو ایک سچے مسلمان کی شان کے شایاں نہیں تھے۔ ان اسلام زندہ باد، اور پاکستان زندہ باد کے جھوٹے نعرے لگانے والوں نے کوئی ایسی غیر شریفانہ حرکت نہ تھی جو نہ کی ہو۔ اس قسم کا مظاہرہ کرنے والوں میں زیادہ تر ملازمت کے آرزومند، یورپ زدہ انگریزی تعلیم یافتہ لڑکے اور غنڈہ قسم کے جاہل مسلمان شریک تھے۔

اب پھر الیکشن آرہا ہے۔ لیگی حضرات اور خصوصاً ننگِ صحافت لیگی اخباروں نے پھر وہی سرگرمیاں اور حرکتیں شروع کردیں۔ اور آزاد خیال قوم پرور مسلمانوں اور خصوصاً علماءِ حق کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات

تراشنا شروع کر دیئے جن سے مسلمانوں میں ان لیگیوں اور لیگی اخباروں کے خلاف غم و غصہ کے جذبات بھڑک رہے ہیں۔ خدا خیر کرے۔ دیکھئے ان کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو صبر و سکون سے کام لینا چاہیئے۔ اور ان کی غیر شریفانہ حرکتوں سے مشتعل نہ ہونا چاہیئے۔ ان سرکار پرستوں کا مقصد آپس میں لڑانا اور نفرت پیدا کرنا ہے۔ مسلمان ان کے اس ناپاک ارادے کو پورا نہ ہونے دیں۔ جو لوگ تم کو مذہب کے نام پر لڑاتے ہیں وہ تمہارے دوست نہیں۔ ان کی شرارت آمیز باتیں نہ سنو، اور ان کے کہنے پر عمل نہ کرو۔ اور ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دو، ان کی یہ ساری حرکتیں ووٹ لینے کی خاطر ہوتی ہیں۔ یہ تم کو آپس میں لڑا کر خود اپنے گھروں کو بھاگ جائیں گے اور تمہارے کھوپڑیں گے۔ جیلوں میں تم جاؤ گے۔ مقدمے تم پر چلیں گے۔ روپیہ تمہارا برباد ہوگا۔ بیوی بچے تمہارے پریشان اور خستہ خراب ہوں گے۔ غرض مصیبتوں اور پریشانیوں میں تم مبتلا ہوگے۔ اور ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ خدا کے لئے ٹھنڈے دل سے سوچو اور سمجھو اور سرکار پرستوں اور سرمایہ داروں کی خاطر تم اپنے آپ کو کیوں بیٹھے بٹھائے پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہو۔

لیگیوں سے کہو کہ تمہارا تو دعویٰ ہے کہ ہم دس کروڑ مسلمانان ہند کے واحد نمائندہ ہیں۔ پھر ہم غریب مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر خون خرابہ کیوں کراتے ہو۔ خدا کے لئے ہمارے حال پر رحم کھاؤ۔ الیکشن لڑو، لیکن آپس میں لڑا کر یا ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھال اچھال کر الیکشن نہ لڑو۔ یہ افعال انسانیت اور شرافت کے خلاف ہیں۔

جمیعتہ العلماء ہند اور آزاد خیال مسلمانوں نے ہندوستان کی آزادی کی خاطر بے پناہ قربانیاں دے کر ایک قابل فخر ریکارڈ قائم کر کے اپنی قوم اور اپنے وطن کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور ان کے درخشندہ کارنامے تاریخ میں زریں حروف سے لکھے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کی قبروں پر اپنے عقیدت کے پھول چڑھائیں گی۔ اور ان کی یادگاریں قائم کر کے فخر کریں گی۔

ملک وملت فروش اور غدار یاد رکھیں کہ ہندوستان تو ایک نہ ایک دن آزاد ہو کر ہی رہے گا، لیکن تمہارا نام میر جعفر اور میر صادق کی فہرست کے ساتھ موٹے موٹے سیاہ حروف میں لکھا جائے گا۔

مرزا الٰہی بخش کے نام سے کون ہے جو واقف نہیں، یہ وہی مرزا الٰہی بخش ہیں جو بہادر شاہ دہلی کے سمدھی تھے۔ جنہوں نے بادشاہ (بہادر شاہ) کو انگریزوں کے کہنے سے دھوکا اور فریب دیا، اور مقبرہ ہمایوں میں لے جا کر وہاں سے ان کو انگریزوں کے ہاتھوں میں گرفتار کرا دیا تھا۔

دلی والے مرزا الٰہی بخش کی حویلی کو آج تک حویلی نمک حرام کہہ کر پکارتے ہیں اور ان کی قبر پر جا کر تھوکتے اور قوم و ملک کا غدار کہہ کر لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر سچے مسلمان کو ملک وملت کی غداری سے محفوظ رکھے۔

مسلمان بھائیو! یہ مسلم لیگ غریب مسلمانوں مزدوروں اور کاشتکاروں کی نمائندگی نہیں کرتی۔ بلکہ سرمایہ داروں، راجوں، تعلقہ داروں، نوابوں زمینداروں سرکاری ٹھیکہ داروں، خطاب یافتوں اور سرکاری ملازموں، عہدہ داروں، بے عمل اور عیش پرستوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ بیچارے غریب کی تو وہاں پہنچ ہی

نکل ہے۔

مسلم لیگ اپنی مفروضہ واحد نمائندگی اور پاکستان کا جھوٹا ڈھول پیٹ پیٹ کر عوام کو دھوکا اور فریب دے کر صرف ووٹ حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کے سوا اس کا اور کچھ مقصد نہیں ہے۔

پاکستان میں اسلامی حکومت کا نعرہ ایک فریب ہے

مسلم لیگ نے مسلمانوں کو یہ یقین دلایا تھا کہ پاکستان میں اسلامی سلطنت قائم ہوگی۔ پاکستان میں قرآن کریم اور شریعت الٰہی کا نفاذ ہوگا، پاکستان میں مسلمان غیر مسلموں پر حکومت کرینگے، اور یہ وہ یقین ہے جسکے بعد کوئی مسلمان پاکستان کی مخالفت نہیں کرسکتا، ایسے پاکستان کی مخالفت یقیناً اسلام کی مخالفت ہوگی، فرض کرو اگر ہمیں بھی یقین ہو جائے کہ پاکستان میں خالص اسلامی حکومت، خالص قرآنی قانون اور خالص اسلامی سطوت اور اقتدار قائم ہوگا تو کیا ہم اس کی مخالفت کرنے کی جرأت کرینگے، پھر تو ہمارے لئے بھی لیگ کا ساتھ دینا ضروری ہو جائیگا اور ہم اسکی کامیابی کو اسلام کی کامیابی تصور کرینگے، اگر مسلمانوں کی اکثریت کو اس بات کا یقین دلایا گیا ہے اور اسے یقین بھی آگیا ہے کہ واقعی پاکستان میں اسلامی اور قرآنی نظام قائم ہوگا تو لیگ کی کامیابی پر حیرت اور فخر کی کونسی بات ہے، یہ تو یقین کا کمال ہے جو ہم سے بھی یہی خدمت لے سکتا ہے لیکن ہم میں اور مسلم اکثریت میں فرق یہ ہے کہ مسلمانوں کو یقین آگیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی اور قرآنی حکومت قائم ہوگی، مگر ہمیں یقین نہیں آیا کہ مسٹر جناح پاکستان قائم کرینگے، پاکستان میں اسلامی و قرآنی حکومت ہوگی اور پاکستان میں مسلمان غیر مسلموں پر حکومت کرینگے، اب آؤ دیکھیں کہ ہمیں اس بات پر یقین کیوں نہیں آتا، اور ہمارے عدم تیقن کی بنیاد کیا ہے؟

مسٹر جناح کا اعلان۔ تم کہتے ہو کہ جس پاکستان میں اسلامی حکومت اور قرآنی قانون کا نظام ہو اسے ضرور قائم کرنا چاہیئے، ہم کہتے ہیں کہ ایسے پاکستان کو نہ صرف قائم کرنا چاہیئے بلکہ ہر مسلمان پر اس کا قائم کرنا فرض ہے اور جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ غدار اور مفسد ہے مگر ہم اسی کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسٹر جناح اور ان کی مسلم لیگ پاکستان میں اسلامی اور قرآنی حکومت ہرگز قائم نہیں کریگی اور یہ ہم نہیں کہتے مسٹر جناح کہتے ہیں، آل انڈیا لیگ کے سکریٹری صاحب کہتے ہیں لیگی اخبار کہتے ہیں، لیگ کا سرکاری آرگن "ڈان" کہتا ہے۔ پہلے لیگ کے سرکاری اخبار "ڈان" کو لیجئے وہ مسٹر جناح کی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ "مسٹر جناح نے پاکستان کو دنیاوی سٹیٹ قرار دیا ہے اور ہمیشہ اس بات کی مخالفت کی ہے کہ پاکستان میں حکومت الٰہیہ قائم ہوگی۔ وہ لوگ جو پاکستان کو پان اسلامزم (اتحاد اسلامی) کا مرادف قرار دیتے ہیں وہ اتحاد کے دشمن ہیں۔ (ڈان ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)

بس مسٹر جناح کے اخبار "ڈان" کی یہ پہلی تصریح ہے کہ پاکستان میں قرآنی اور اسلامی حکومت قائم نہیں ہوگی۔ اور وہ لوگ اتحاد کے دشمن ہیں جو پاکستان کا تعلق اسلام کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔

پاکستان کا غیر قرآنی دستور۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری جناب نوابزادہ لیاقت علی خاں سے تو آپ خوب واقف ہونگے، یہ وہی صاحب ہیں جو مسلم لیگ کے نفسِ ناطقہ اور اسکے نقیبِ خصوصی ہیں اور مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں طلبہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ

"ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کا دستورِ اساسی کیا ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا اور اسکے دستورِ اساسی کی تشکیل ان علاقوں کے تمام باشندگان (مسلم، سکھ، ہندو، عیسائی وغیرہ) ایک مجلسِ منتخبہ کے توسط سے خود ہی کریں گے"۔

(لیگ کا سرکاری آرگن "ڈان" ۲۵ ستمبر ۱۹۴۵ء)

(۱) صاف اعلان ہے کہ (۱) "پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا، اسلامی اسٹیٹ نہیں ہوگا" (۲) اس کا دستور اساسی بنایا جائے گا، جو قرآن اور اسلام سے علیحدہ ہوگا۔ کیونکہ قرآن کا دستور بنایا نہیں جاتا صرف نافذ کیا جاتا ہے۔ (۳) پاکستان کا دستورِ اساسی بنانیوالے ہر قوم اور مذہب کے لوگ ہوں گے اور قرآن طاق پر رکھا رہے گا کیونکہ قرآن کے دستور کو نہ تو کوئی بنا سکتا ہے اور نہ اس میں غیر مسلموں کو شریک کیا جا سکتا ہے۔

پس لیگ کے جنرل سکریٹری کی یہ دوسری تصریح ہے کہ پاکستان میں اسلامی اور قرآنی حکومت قائم نہیں ہوگی بلکہ جمہوری حکومت قائم ہوگی اور اس کا دستورِ اساسی قرآن نہیں ہوگا بلکہ وہ فیصلہ ہوگا جو ہندو مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی مل کر صادر کریں گے اور حکومت کے زور سے اس غیر قرآنی فیصلہ کو مسلمانوں پر نافذ فرمائیں گے۔

مسٹر جناح کا دوسرا اعلان۔ آپ نے مسٹر جناح کے نام سے ان کے اخبار "ڈان" کا فیصلہ سنا، لیگ کے جنرل سکریٹری کا ذمہ دارانہ اعلان پڑھا، اب خود مسٹر جناح کی تصریح بھی سنئے، آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمایا:-

"پاکستان سیاسی طور پر ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ہندو کی راہ میں کوئی معاشی رکاوٹ پیدا نہیں کی جائے گی، میں اس عقیدے کا قائل نہیں ہوں کہ پاکستان میں ایک جماعت یا ایک پارٹی (مسلمانوں) کی حکومت ہو، میں اس ایک جماعت یعنی مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت کروں گا جو تنہا حکومت کرے، پاکستان کی ہندو اقلیتوں کو مطمئن رہنا چاہیے کہ ان کے حقوق کی پوری حفاظت کی جائیگی، کیونکہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل کیے بغیر کوئی مہذب حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی۔" (مسٹر جناح کا اخبار ڈان ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء)

لیگ کی اندرونی آواز۔ جن لیگی اخبارات نے مسٹر جناح اور لیگ کی پالیسی کو سمجھا ہے

اور مسلمانوں کو فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش نہیں کی ان میں لاہور کا معاصر "انقلاب" خاص اہمیت رکھتا ہے وہ پاکستانی جمہوریت کی تشریح کرتے ہوئے اپنے افتتاحیہ میں لکھتا ہے۔

"لیگ کی قرارداد میں بالتصریح مذکور ہے کہ پاکستان کے بعد ہر حصے کی حکومت متعلقہ آبادیوں کی رائے اور مشورہ سے بنے گی۔" (انقلاب نومبر ۱۹۴۵ء)

اور چونکہ پاکستانی حکومت تمام آبادیوں کی رائے اور مشورہ سے بنے گی اس لئے معاصر محترم کو صاف صاف اعلان کرنا پڑا کہ :۔

"ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہو جائیگی جو شخص ایسا خیال ظاہر کرتا ہے وہ لیگ کے مجوزہ پاکستان سے بالکل بے خبر ہے۔" (انقلاب لاہور کا افتتاحیہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء)

پاکستان کو اسلام اور قرآن سے کوئی تعلق نہ ہوگا نہ وہاں اسلامی نظام قائم ہوگا اور نہ قرآنی دستور کو نافذ کیا جائیگا ہم نے جو خیال قائم کیا اس کا ثبوت مسٹر جناح کی اعلانات سے، جنرل سکریٹری کی تقریر سے، لیگ کے ترجمان "ڈان" کی تصریحات سے اور لیگی اخبار "انقلاب" سے پیش کر دیا ہے اب جو مسلمان اس خبط میں مبتلا ہیں کہ پاکستان خالص اسلامی اسٹیٹ ہوگا وہ اپنے خیال کا ماخذ بتائیں اور ثبوت دیں کہ لیگ نے پاکستان میں اسلامی نظام اور قرآنی دستور نافذ کر کے اسے خالص اسلامی حکومت بنا دیگی؟

الیکشن کا زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ مسلم لیگی فرقہ پرست اور مذہب کے دشمن مسلمانوں کو قوم پرور مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے اور بے بنیاد الزام تراش تراش کر لڑانے اور گمراہ کرنے کی خود غرضانہ کوشش کر رہے ہیں۔ یاد رکھو۔ حرکت مسلسل اور عمل پیہم کا نام زندگی ہے غیر حقیقی نعرے، بے مقصد رجز، خواب آور نغمے، سہولت پسندی۔ قربانی سے جی چرانا، اور سکون و جمود زندگی کی علامتیں نہیں ہیں۔ فقط